Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 06 مئی 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے بارہ میں گزشتہ خطبات میں جو ذکر ہوا تھا مہمات بھجوانے کا اُن کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں تاکہ اُس وقت کے حالات کی شدت کا بھی کچھ اندازہ ہو۔

گیارہ بھجوائی گئی مہمات میں سے پہلی کی تفصیل

جیسا کہ ذکر ہوا تھا گیارہ مہمات بھیجی گئی تھیں ان میں سے پہلی مہم کی تفصیل کچھ یوں ہے جو طُلَیحہ بن خُویلد، مالک بن نُویرہ، سجاح بنت حارث اور مُسَیلمہ کذّاب وغیرہ باغی مرتدین اور جھوٹے نبیوں کے قلع قمع کے لئے بھیجی گئی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایک جھنڈا حضرت خالدؓ بن ولید کے سپرد کیا اور آپؓ کو حکم دیا کہ طُلَیحہ بن خُویلد کے مقابلہ کے لئے جائیں اور اُس سے فارغ ہو کر بُطاح میں مالک بن نُویرہ سے لڑیں، اگر وہ لڑائی پر مصر ہو تو پھر لڑنا ہے۔ بمطابق ایک روایت آپؓ نے حضرت ثابتؓ بن قیس کو انصار کا امیر مقرر کیا اور اُنہیں حضرت خالدؓ بن ولید کے ماتحت کر کے حضرت خالدؓ کو حکم دیا کہ وہ طُلَیحہ اور عُیَینَہ بن حِصن کے مقابلہ پر جائیں جو بنو اسد کے ایک چشمہ بُزاخہ پر فروکش تھے۔

اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار

جب حضرت ابو بکرؓ نے مرتدین سے جنگ کے لئے حضرت خالدؓ بن ولید کے واسطے جھنڈا باندھا تو فرمایا! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالدؓ بن ولید اللہ کا بہت ہی اچھا بندہ ہے اور ہمارا بھائی ہے جو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کفار اور منافقین کے خلاف سونتا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو طلیحہ اور عیینہ کی طرف بھیجا۔ ان دونوں مخالفین کا مختصر تعارف بھی پیش ہے۔

کاہن طُلَیحہ اور عُیَیْنَہ دونوں مخالفین کا مختصر تعارف

طُلَیحہ بن خُوَیلد بن نوفل بن نضلہ الاسدی جھوٹے مدعیان نبوت میں سے ایک تھا جو رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے آخری دَور میں نمودار ہوُا، آپ ﷺ کی زندگی میں ہی ارتداد کا شکار ہوُا، نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا اور سمیراء کو اپنا فوجی مرکز بنایا۔

جب اِس نے دعویٰ کیا تو عوام اِس کے مرید ہو گئے، لوگوں کی گمراہی کا پہلا سبب یہ ہوُا کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ ایک سفر میں تھا، پانی ختم ہو گیا تو لوگوں کو شدید پیاس لگی، ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اُس نے لوگوں سے کہا! تم میرے گھوڑے اعلال پر سوار ہو کر چند میل جاؤ وہاں تمھیں پانی ملے گا۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور اُنہیں پانی مل گیا، اِس وجہ سے دیہاتی اِس فتنہ کا شکار ہو گئے۔ اِس کی بے حقیقت باتوں میں سے یہ بھی تھی کہ اُس نے نماز سے سجدوں کو ختم کر دیا تھا اور یہ زعم تھا کہ آسمان سے اُس پر وحی آتی ہے اور مسجع اور مقفّیٰ عبارتیں بطور وحی کے پیش کیا کرتا تھا۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کاہن لوگ مسجع و مقفع عبارتیں لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان پر رعب بٹھاتے تھے طلیحہ بھی کاہن تھا۔ طلیحہ اسدی کے نفس نے اس کو دھوکہ میں ڈالا۔

اس کا مسئلہ زور پکڑ گیا اس کی طاقت بڑھی اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے معاملے کی اطلاع ملی تو آپ نے ضرار بن آزور اسدی کو اس سے قتال کے لئے روانہ کیا لیکن ضرار کے بس کی بات نہ تھی کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی قوت بڑھ چکی تھی۔ خاص طور پر اسد اور غطفان دونوں حلیفوں کے اس پر ایمان لے آنے کے بعد اس کی طاقت مزید بڑھ گئی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور طلیحہ کے معاملے کا تصفیہ نہ ہوا۔ جب خلافت کی باگ ڈور حضرت ابو بکرؓ نے سنبھالی اور باغی مرتدین کو کچلنے کے لئے فوج تیار کی اور قائدین مقرر کئے تو اِس کی طرف حضرت خالدؓ بن ولید کی قیادت میں فوج روانہ کی۔ یہ صرف مرتد نہیں تھے یا نبوت کے دعویدار نہیں تھے بلکہ یہ مسلمانوں سے جنگیں بھی کیا کرتے تھے اور ان کو نقصان پہنچانے کی کوشش بھی کرتے تھے۔

عُیَیْنَہ بن حِصن کون تھا؟

یہ فتح مکہ سے قبل اسلام لایا، اِس نیز غزوۂ حُنَین اور طائف میں بھی شرکت کی۔ پھر عہد صدیقی میں باغی مرتدوں کے ساتھ یہ فتنۂ ارتداد کا شکار ہو گیا اور طُلیحہ کی طرف مائل ہو گیا، اُس کی بیعت کر لی بہر حال پھر بعد میں اسلام کی طرف بھی لوٹ آیا تھا۔

جب عَبس، ذُبیان اور اُن کے حامی بُزاخہ مقام پر جمع ہو گئے تو طُلَیحہ نے بنو جَدیلہ اور غوث کو جو کہ قبیلہ طے کی دو شاخیں تھیں کہلا بھیجا کہ تم فوراً میرے پاس آ جاؤ چنانچہ ایسا ہی ہوُا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو ذُوالقصّہ سے روانہ کرنے سے قبل حضرت عدیؓ سے کہا کہ تم اپنی قوم یعنی قبیلہ طے کے پاس جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہ برباد ہو جائیں۔

حضرت عدیؓ اپنی قوم کے پاس آئے، اِن کو دعوت اسلام دی اور خوف دلایا۔ اُنہوں نے کہا! ابوالفصیل (بعض لوگ حقارت و توہین کی غرض سے حضرت ابو بکرؓ کو اونٹ کے بچہ کا باپ کہتے تھے) کی ہر گز اطاعت نہیں کریں گے۔ حضرت عدیؓ نے بے رحم حملہ آور لشکر کی پیش قدمی، قتل و غارت کے بازار گرم ہونے نیز کسی کو امان نہ ملنے پر متنبہ کرنے اور سمجھانے کے بعد کہا! پھر اُس وقت تم حضرت ابو بکرؓ کو فحل الا کبر (ہر جانور کا نَر) کی کنیت سے یاد کرو گے۔ قبیلہ طے کے لوگوں نے ان کی باتیں سن کے کہا کہ اچھا تم اس حملہ آور لشکر سے جا کر ملو اور اسے ہم پر حملہ کرنے سے روکو یہاں تک کہ ہم اپنے ان ہم قوم لوگوں کو جو بزاخہ میں ہیں واپس بلا لیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ اگر ہم طلیحہ کی مخالفت کریں گے جبکہ ہمارے لوگ اس کے قبضہ میں ہیں تو وہ ان سب کو قتل کر دے گا یا ان کو یر غمال کی حیثیت سے قید کر لے گا۔

حضرت عدیؓ کے حضرت خالدؓ کو اپنے قبیلہ طے کے دوبارہ اسلام لے آنے کی اطلاع دینے نیز مذکورۂ بالا تناظر میں ایک مصنف نے لکھا ہے کہ، 'حضرت عدیؓ کا یہ عظیم کارنامہ ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم کو اسلامی فوج میں شمولیت کی دعوت دی'۔

بنو طے کی لشکر خالدؓ میں شمولیت دشمن کی پہلی شکست تھی کیونکہ اِن کا شمار جزیرۂ عرب کے قوی ترین قبائل میں ہوتا تھا نیز دیگر قبائل اُن کو اہمیت دیتے تھے۔

بعدہٗ حضرت خالدؓ نے قبیلہ جدیلہ کے مقابلہ کے خیال سے اَنسر کی طرف کوچ کیا اِس پر حضرت عدیؓ نے حضرت خالدؓ سے کہا کہ قبیلہ طے کی مثال ایک پرندہ کی سی ہے اور قبیلہ جدیلہ بنو طے کے دو بازوؤں میں سے ایک بازو ہے، آپؓ مجھے چند روز کی مہلت دیں شاید اللہ تعالیٰ جدیلہ کو بھی راہِ راست پر لے آئے۔ جس طرح اس نے غوث یعنی قبیلہ طے کی دوسری شاخ کو گمراہی سے نکال لیا ہے۔ چنانچہ حضرت عدیؓ کی مسلسل بات چیت کے نتیجہ میں اُنہوں نے بھی حضرت عدیؓ کی بیعت کی اور آپؓ قبیلہ جدیلہ کے ایک ہزار سواروں کے ساتھ مسلمانوں کے پاس آ گئے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ قبیلہ طے کے قبول اسلام کے بعد طلیحہ اسدی کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ نے حضرت عکاشہؓ بن مِحْصَن اور حضرت ثابتؓ بن اقرم کو دشمن کی خبر لانے کے لئے آگے روانہ کیا لیکن دشمن نے ان دونوں ہی کو شہید کر دیا۔ اس صورتحال کے نتیجہ میں حضرت خالدؓ طُلَیحہ کے مقابلہ کے لئے اپنی فوج کو مرتب کرنے لگے اور بُزاخہ پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ اور ان لوگوں کو شکست ہو گئی ،طلیحہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی بیوی کو سوار کیا پھر اس کے ساتھ بھاگ گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی بھی اس کی استطاعت رکھتا ہے میدان جنگ سے دوڑ جائے۔ ایک روایت کے مطابق طلیحہ میدان جنگ سے بھاگ کر نقہ میں بنو قلب کے پاس مقیم ہو گیا اور وہاں جا کے اسلام لے آیا۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے بنو فزارہ اور طلیحہ کو بری طرح شکست دی تو بنو عامر، قبائل سلیم اور ہوازن یہ کہتے ہوئے آئے کہ جس دین سے ہم نکلے تھے ہم پھر اسی میں داخل ہوتے ہیں۔ وہ خود ہی آ کے اسلام میں شامل ہو گئے

حضرت خالدؓ نے بشمول بنو عامر ،اسد،غطفان، ہَوَازِن، سُلیم اور طے میں سے کسی کی بیعت اس وقت تک قبول نہیں کی جب تک کہ انہوں نے اِن تمام لوگوں کو جنہوں نے ارتداد کی حالت میں اپنے ہاں کے مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا اور اُن کا مُثلہ کیا تھا اور مسلمانوں پر چڑھائی کی تھی کہ اُن کو مسلمانوں کے حوالہ نہ کر دیا۔ آپؓ نے اس کی تفاصیل حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں بھی بھجوائیں۔

حضرت ابو بکرؓ نے جواباً تحریر فرمایا کہ جو کچھ تم نے کیا اور کامیابی تم کو حاصل ہوئی اللہ تم کو اِس کی جزائے خیر دے، تم اپنے ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النّحل :129) یقیناً اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں، تم اللہ کے کام میں پوری جدوجہد کرنا اور تساہل نہ کرنا۔ وہ لوگ جنہوں نے خدا کے حکم سے نافرمانی کی ہو اور اسلام کے دشمن ہوں ان کے قتل سے اگر اسلام کو فائدہ پہنچتا ہو تو قتل کر سکتے ہو۔ حضرت خالدؓ ایک ماہ بُزاخہ میں فروکش رہے نیز حسب ہدایت حضرت ابو بکرؓ مجرموں کو سخت سزائیں دیں۔

حضرت خالدؓ نے بنو عامر کے معاملے کا تصفیہ کر کے اور ان سے بیعت لینے کے بعد عیینہ بن حصن اور قرہ بن حویرہ کو قید کر کے حضرت ابو بکرؓ کے پاس بھیج دیا آپؓ نے ان سے درگذر کیا اور ان کی جان بخشی کر دی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت خالدؓ بن ولید کے مقام ظفر کی طرف جانے، اُمّ زِمل سلمیٰ بنت مالک بنت حذیفہ جس نے غطفان طے سلیم اور ہوازن کے بعض لوگ جنہوں نے بزاخہ میں حضرت خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں شکست کھائی تھی ان لوگوں کو ان کی شکست پر غیرت دلا کر اور پھر خود بھی مختلف قبائل میں بار بار چکر لگا کر ان کو جنگ کے لئے اکسایا تھا، اس سے نہایت شدید جنگ، اُمّ زِمل کے قتل، باقی ماندہ ساتھیوں کی بدحواسی اور فرار کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا! اِس طرح اِس فتنہ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی اور جزیرۂ نمائے عرب کے شمال مشرقی حصہ میں ارتداد اور بغاوت کا خاتمہ ہو گیا۔ نیز فرمایا یہ ذکر ابھی آگے بھی انشاء اللہ حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں بیان ہو گا۔ اس وقت اتنا ہی بیان کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ ثانیہ سے قبل مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد بٹ صاحب آف سیالکوٹ اور مکرمہ ثریا رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد باجوہ صاحب آف حال مقیم کینیڈا کا ذکر خیر فرمایا اور اِن کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ